# دین اسلام اور تصور قربانی

صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازھری

قربانی خالص روحانی تصور اور اعلیٰ ترین انسانی صفت ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہی قربانی بطور مقدس مذہبی رسم موجود رہی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر آقائے دوجہاں ﷺ کی حیات ظاہری اور پھر قیامت تک آپ کی شریعت میں جاری وساری ہے۔ اس کی ہیئت وصورت میں اگرچہ فرق رہا مگر حقیقت باطنی اور روح ہمیشہ ایک ہی رہی اور وہ یہ تھی کہ اپنے معبود حقیقی کی خدمت میں تحفہ یا نذرانہ پیش کر کے اس کے ساتھ اپنی عبودیت وبندگی کا اظہار کیا جائے' اسلام چونکہ ایک مکمل اور جامع دین ہے جس کا اعلان قرآن حکیم میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے:

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا (المائدہ۵:۳)

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیااورتم پر اپنی نعمت پوری کر دی اورتمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کرلیا۔'' (عرفان القرآن)

اس اعتبار سے اسلام میں قربانی کا تصور بھی انتہائی پاکیزہ' مقدس اور نکھرا ہوا تکمیلی شان کے ساتھ موجود ہے۔

اسلام میں سنت ابراہیمی خیال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ثواب پانے کی نیت سے ذوالحجہ کی 12,11,10 کی تاریخوں میں مخصوص جانور (اونٹ' گائے' بھینس' بکرا' چھترا' دنبہ اور بھیڑ) ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔

## قرآن اور تصور قربانی

حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام سے ہر روز ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتی تھی اور حضرت آدم علیہ السلام حسب فرمان خداوندی ایک حمل کی اولاد کا دوسرے حمل کی اولاد سے نکاح کر دیتے تھے۔ اس

قاعدہ کی رو سے آپ نے ایک لڑکی ہابیل کے عقد میں دینا چاہی مگر آپ کا دوسرا بیٹا قابیل مزاحم ہوا جو اس لڑکی کا خود طالب تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اس وقت بحکم خداوندی دونوں کو اللہ تعالی کے حضور نیاز گزارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس قربانی کی اللہ کے ہاں مقبولیت ہے۔ قربانی کی قبولیت کی پہچان آگ کا آسمان سے اتر کر اس قربانی کو کھانا تھا اور یہ اس لڑکی کے صحیح مستحق کی علامت تھی۔ القصہ قربانی پیش کی گئی اور ہابیل کی قربانی قبول ہوئی جس پر قابیل کی آتش حسد وانتقام بھڑک اٹھی۔ اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے۔

**وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّکَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ** O (المائدہ ۵: ۲۷)

''اور (اے نبی مکرم ﷺ!) آپ ان لوگوں کو آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹوں (ہابیل و قابیل) کی خبر سنائیں جو بالکل سچی ہے۔ جب دونوں نے (اللہ کے حضور ایک ایک) قربانی پیش کی سو ان میں سے ایک (ہابیل) کی قبول کر لی گئی اور دوسرے (قابیل) سے قبول نہ کی گئی، تو اس (قابیل) نے (ہابیل سے حسداً و انتقاماً) کہا: میں تجھے ضرور قتل کردوں گا۔ اس (ہابیل) نے (جواباً) کہا: بے شک اللہ پرہیزگاروں سے ہی (نیاز) قبول فرماتا ہے''۔ (عرفان القرآن)

اسی طرح قربانی ہر امت کے لئے مقرر کی گئی جس کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے۔

**وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ** O (الحج ۲۲: ۳۵)

''اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ جو چوپائے اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں (ان کے ذبح کے وقت) ان پر اللہ کا نام لیں۔ پس (یاد رکھو کہ) تمہارا معبود تو وہی ایک خدا ہے تم اس کی فرمانبرداری کرو اور (اے رسول جو دین اسلام کا مطیع وفرمانبردار ہو جائے تو ان) عاجزی کرنے والوں کو آپ (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دیجئے۔'' (عرفان القرآن)

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے بھی مسلمانوں پر قربانی کرنا لازم قرار پایا مگر درج ذیل آیت کریمہ میں خاص طور پر امت محمدی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جارہا ہے۔

**وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** O (الحج ۲۲: ۳۶)

''اور قربانی کے بڑے جانوروں (یعنی اونٹ اور گائے وغیرہ) کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں

میں سے بنا دیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس تم (انہیں) قطار میں کھڑا کر کے (نیزہ مار کرنحر کے وقت) ان پر اللہ کا نام لو پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم خود (بھی) اس میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھے رہنے والوں کو اور سوال کرنے والے (محتاجوں) کو (بھی) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے انہیں تمہارے تابع کر دیا ہے' تاکہ تم شکر بجا لاؤ۔'' (عرفان القرآن)

اسی طرح ایک اور مقام پر نماز کے ساتھ قربانی کا حکم دیتے ہوئے قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ (الکوثر' ۱۰۸:۲)

''پس آپ اپنے رب کی نماز پڑھا کیجئے اور قربانی دیا کیجئے۔'' (عرفان القرآن)

اس آیت کریمہ کے ذریعے دراصل امت محمدی ﷺ کو سبق دیا جا رہا ہے کہ نماز اور قربانی ہی بدنی' روحانی اور مالی عبادات کی جان ہیں اور درحقیقت اسی سے قرب الٰہی کی راہیں کھلتی اور استوار ہوتی ہیں' نماز کے ذریعے بندہ اللہ کو پاتا ہے اور قربانی کی قبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قربانی کے جانور کے خون کا قطرہ زمین پر بعد میں گرتا ہے مگر قبول پہلے ہو جاتا ہے۔

## ماہ ذوالحجہ کے عشرہ اول اور قربانی کے دن کی فضیلت

ماہ ذی الحج حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جن کی فضیلت قرآن حکیم میں وارد ہوئی ہے ویسے تو یہ پورا مہینہ مبارک اور سعید ہے مگر اس کا پہلا عشرہ (دس دن) کی فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن حکیم کی سورۃ الفجر کی ابتدائی آیات میں اللہ رب العزت نے قسم کھا کر فرمایا:

وَالۡفَجۡرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشۡرٍ ۝ (الفجر' ۸۹: ۱-۲)

''اس صبح کی قسم (جس سے ظلمت شب چھٹ گئی) اور دس (مبارک) راتوں کی قسم۔'' (عرفان القرآن)

ان آیات مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے مترجمین اور مفسرین کرام نے فجر کے کئی معانی کا ذکر کیا ہے اور اس سے ماہ ذی الحجہ کی پہلی صبح یا عید الاضحیٰ کی پہلی صبح بھی مراد لی ہے۔ اسی طرح دس مبارک راتوں سے مراد اول عشرہ ذی الحجہ کی راتیں بھی مراد لی گئیں ہیں جو برکات ودرجات سے معمور ہیں۔

## احادیث نبوی ﷺ اور فضائل قربانی

ذیل میں ہم احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں قربانی کے بے شمار فضائل میں سے چند ایک کا ذکر کریں گے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی دن (ماہ ذی الحج کے) پہلے دس دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں ہے۔ (یہ سن کر) صحابہ کرام نے عرض کیا۔ (کیا) اللہ کی راہ میں

جہاد کرنا (بھی محبوب نہیں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی (اتنا محبوب) نہیں مگر وہ آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلتا ہے (اور سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر کے) کسی چیز کے ساتھ واپس نہیں آیا۔ (بخاری شریف)

۲۔ ام المومنین حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ذوالحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بال اور جسم میں کسی کو نہ چھوئے۔

دوسری روایت میں ہے۔فرمایا کہ نہ وہ بال منڈوائے اور نہ اپنے ناخن ترشوائے۔

اسی طرح کی ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص ماہ ذی الحج کا چاند دیکھ کر قربانی کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ اپنے بال نہ کتروائے اور ناخن نہ اتروائے۔ (مسلم شریف)

۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یوم النحر (دسویں ذوالحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ، بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون، زمین پر گرنے سے پہلے خدا کے نزدیک شرف قبولیت حاصل کرتا ہے لہذا اسے خوشدلی سے کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۴۔ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ قربانی کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت۔صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ حضور! اس میں ہمارے لئے کتنا ثواب ہے۔ ارشاد فرمایا۔ لِكُلِّ شَعْرِهٖ حَسَنَةٌ (ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی) پھر عرض کی حضور! اون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کے بھی ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ)

۵۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے، اس عرصہ میں آپ ﷺ نے ہر سال قربانی کی۔ (جامع ترمذی)

۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس میں وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

## اہم مسائل قربانی

۱۔ قربانی صرف مسلمان پر واجب ہے غیر مسلم پر نہیں۔

۲۔ قربانی مقیم پر ہے مسافر پر نہیں ہاں اگر مسافر نفلی قربانی کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں۔

۳۔ قربانی صرف مرد پر واجب نہیں عورت بھی قربانی دے سکتی ہے۔

۴۔ جس شخص کو وسعت ہو کہ وہ اپنی واجب قربانی کے علاوہ بھی قربانی دینے کی توفیق رکھتا ہے تو وہ اپنے ماں باپ' اساتذہ اور دیگر بزرگان دین کی طرف سے بھی ایصال ثواب کے لئے نفلی قربانیاں دے سکتا ہے۔ بالخصوص آقائے دوجہاں ﷺ کی طرف سے قربانی کرنے میں زیادہ فضیلت ہے کیونکہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا معمول یہ تھا کہ آپ ایک قربانی اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے کیا کرتے تھے۔ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کے بعد ہر سال آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔

۴۔ یہ جو مشہور ہے کہ گھر میں ایک آدمی قربانی کر دے تو سب کا واجب ادا ہو جاتا ہے۔ یہ غلط ہے اس کی کوئی اصل نہیں اور شرعی دلیل موجود نہیں بلکہ گھر میں جتنے افراد میں قربانی کے واجب ہونے کی شرطیں پائی جائیں ان سب پر قربانی واجب ہے۔

۶۔ قربانی ہر آزاد مسلمان عورت و مرد' مالک نصاب مقیم پر واجب ہے خواہ وہ گاؤں میں مقیم ہو یا شہر میں۔

۷۔ قربانی واجب ہونے کے لئے مال پر زکوۃ کی طرح حولان حول (سال کا گزرنا) شرط نہیں بلکہ جو شخص بھی ذی الحجہ کی 12,11,10 تاریخ کے اندر مالک نصاب ہو جائے گا یا کوئی مالدار مسافر ان تاریخوں میں مقیم ہو جائے گا تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

۸۔ سونے چاندی کے زیور یا برتن وغیرہ کی قیمت نصاب کو پہنچے تب بھی قربانی واجب ہے کیونکہ یہ سب چیزیں ضروریات سے زائد ہیں۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے جبکہ چاندی کا ساڑھے باون تولہ ہے۔

۹۔ اگر جانور صحیح اور تندرست خریدا تھا بعد میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اس صورت میں اگر خریدنے والا غنی ہے اور صاحب نصاب ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دوسرا جانور قربانی کرے اور اگر غنی نہیں اور استطاعت نہیں رکھتا تو اس کے لئے وہی جانور جائز ہوگا۔

۱۰۔ اگر قربانی کا جانور مر جائے تو اب غنی پر لازم ہوگا کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور اگر غنی نہیں تو پھر کوئی حرج نہیں

۱۱۔ اونٹ کے لئے پانچ سال' گائے اور بھینس کے لئے دو سال اور بکری کے لئے ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔ اگر عمر اس سے ایک دن بھی کم ہوئی تو قربانی جائز نہیں ہو گی۔ بھیڑ' دنبہ اور کھیرا کے لئے بھی ایک سال کا ہونا ضروری ہے مگر اس میں یہ رعایت دی گئی ہے کہ اگر چھ ماہ یا اس سے زیادہ عمر ہے مگر اتنے فربہ اور

صحت مند ہیں کہ دیکھنے میں ایک سال کے محسوس ہوتے ہیں تو ان کی قربانی جائز ہے۔

۱۲۔ وہ جانور جس میں نر اور مادہ کی دونوں علامتیں ہوں اس کی قربانی جائز نہیں اس کے علاوہ اندھے' کانے' لنگڑے' نہایت لاغر' ایک تہائی سے زیادہ کان یا دم کٹا ہوا' سینگ جڑ سے ٹوٹا ہوا' پستان کٹا ہوا' چارہ نہ کھاتا ہو یا نجاست کے علاوہ کچھ نہ کھاتا ہو تو ان جانوروں کی قربانی بھی جائز نہیں ہوگی۔

۱۳۔ گائے' بھینس اور اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ چاہے سب قربانی کرنے والے ہوں اور چاہے بعض قربانی کرنے والے اور بعض عقیقہ کرنے والے لیکن کسی ایسے شخص کو شامل نہیں کرنا چاہئے جو محض گوشت کے حصول کے لئے حصہ ڈال رہا ہو کیونکہ اس طرح کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔

۱۴۔ ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لئے کاٹ لینا یا دودھ دوہنا مکروہ وممنوع ہے اگر اون اتار لی ہے یا دودھ دوہ لیا ہے تو صدقہ کر دینا چاہئے اور اگر بیچ دیا ہے تو اتنی رقم صدقہ کر دے۔

۱۵۔ قربانی کی کھال کا مصلّٰی' مشکیزہ یا ڈول وغیرہ بنا کر خود استعمال کرنا جائز ہے' کسی اور کار خیر میں بھی لانا جائز ہے مگر قربانی کی کھال بیچ دینے کی صورت میں اس کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کی رقم اپنے استعمال میں نہیں لائی جاسکتی۔

۱۶۔ جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں اس کا گوشت سات حصوں میں برابر وزن کر کے تقسیم کیا جائے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اس سلسلے میں اندازے سے کام نہ لیا جائے۔

۱۷۔ گوشت کے تین حصے کرنا افضل ہے ان میں سے ایک حصہ فقراء ومساکین کے لئے' دوسرا دوست واحباب اور اعزہ واقارب کے لئے جبکہ تیسرا گھر والوں کے مختص کیا جائے۔

۱۸۔ قربانی کا گوشت فقیر کے علاوہ غنی کو بھی دیا جا سکتا ہے اور قربانی دینے والے کیلئے اس میں سے کھالینا بھی مستحب ہے

۱۹۔ ایک تہائی سے کم صدقہ نہ دیا جائے۔

۲۰۔ قربانی کا گوشت اور اس کی کھال وغیرہ قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں' اجرت علیحدہ دینی چاہئے۔

## قربانی کرنے کا طریقہ

اپنے ہاتھ سے خود ذبح کرنا سنت ہے' اگر خود نہ کر سکتا ہو تو پھر کسی صحیح العقیدہ مسلمان کو اپنی طرف سے ذبح کرنے کی اجازت دے اور بوقت ذبح خود بھی اور اپنے بال بچوں کو بھی پاس کھڑا کر لے کیونکہ قیامت کے دن وہ گواہی دیں گے۔

ذبح سے قبل چھری کو تیز کیا جائے' جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے' ذبح کرنے والے کے لئے تکبیر ذبح بسم اللہ' اللہ اکبر کہنا لازمی ہے اس کے بغیر قربانی نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ یہ کلمات کہنا مسنون ہیں۔

**اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنَّابِسْمِ اللّٰهِ' اللّٰهُ اَکْبَرُ**

## مسائل ذبح

۱۔ ذبح کرنے کی جگہ گرہ اور گڑھے کے درمیان ہے۔ ذبح کے اندر چار رگیں' نرخرہ اور اس کے اوپر رگ اور آس پاس کی دونوں رگیں کاٹنا چاہیئے مگر ان میں سے تین رگیں بھی کٹ گئیں تو ذبح درست ہوگا ورنہ نہیں۔

۲۔ اگر کسی مسلمان سے بھول کر بسم اللہ' اللہ اکبر کہنا چھوٹ جائے تو قربانی جائز ہوگی لیکن اگر قصداً تکبیر ذبح چھوڑ دی تو اس کا ذبیحہ حرام ہو جائے گا۔

۳۔ اگر کسی نے تکبیر ذبح کو بھول کر ذبح کرنا شروع کر دیا تو جب اسے یاد آ جائے تو فوراً پڑھ لے۔

۴۔ ذبح کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں ہے جو سمجھدار اور صحت مند وتوانا بچہ بھی ذبح کرنا جانتا ہو اس کا ذبیحہ جائز ہے۔

## تکبیرات تشریق

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی صبح سے لے کر تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز باجماعت کے بعد ایک مرتبہ تکبیر پڑھنا واجب اور تین مرتبہ مستحب ہے۔

## نماز عید کا طریقہ

عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت واجب ہے' اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھی جائے پھر ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں علیحدہ علیحدہ کہی جائیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھوں کو باندھ لیا جائے پھر امام قرات کرے جسے خاموشی سے سنا جائے۔ قرات کے بعد حسب معمول رکوع وسجود کیا جائے پھر دوسری رکعت میں امام پہلے قرات کرے اور قرات کے بعد رکوع کرنے سے پہلے تین تکبیریں علیحدہ علیحدہ ہاتھ اٹھا کر کہی جائیں اور ہر مرتبہ ہاتھوں کو نیچے کھلا چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے کہہ کر رکوع میں چلے جائیں جبکہ بقیہ نماز حسب معمول مکمل کریں۔ نماز مکمل کرنے کے بعد امام خطبہ پڑھے گا جس کا سننا واجب ہے جس کے بعد دعا ہوگی۔